

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی بے زینب

جنگل میں بھرے گھر کو لٹا آئی بے زینب اے شہر مدینہ
عابد کو کسی طرح بچا لائی بے زینب اے شہر مدینہ

بندھوا کے رسن ہاتھ میں اور کوفے کو جا کے - گھربار لٹا کے
دیوار بڑے کفر کی ڈھا آئی بے زینب اے شہر مدینہ

جس شہر میں شہزادیوں کی طرح رہی تھی - نازوں سے پلی تھی
سر ننگے اسی شہر سے ہو آئی بے زینب اے شہر مدینہ

جو ہجر پدر میں رہی ہر وقت پریشاں - سوئی نہیں اک آن
اس بچی کو زنداں میں سلا آئی بے زینب اے شہر مدینہ

ڈھارس تھی بہت بھائی کو جس بھائی کے دم سے - دل پھٹتا بے غم سے
ساحل پہ اکیلا اسے چھوڑ آئی بے زینب اے شہر مدینہ

چھ ماہ کے اصغر کو بھی جھولے کے بجائے - دکھ درد چھپائے
آغوش میں تربت کے سلا آئی بے زینب اے شہر مدینہ

تھے عون و محمد جو میری آنکھوں کے تارے - ماموں کے دلارے
قربان انہیں بھائی پہ کر آئی بے زینب اے شہر مدینہ

تھا اکبرِ ناشاد جو اس گھر کا اجالا - وہ گیسوؤں والا
مرقد میں اکیلا اسے چھوڑ آئی بے زینب اے شہر مدینہ

پانی جو پئیں اہل وطن پیاس نہ بھولیں - منہ اشکوں سے دھولیں
کنے کو یہ بھائی کا پیام لائی بے زینب اے شہر مدینہ

منظر وہ بھلا سکتی نہیں تا دم آخر - کہنے سے بے قاصر
جو شام کے دربار میں دیکھ آئی بے زینبؑ اے شہر مدینہ

کس وقت خدا جانے قدم نکلے تھے گھر سے - چادر چھنی سر سے
اب تک نہ مصائب سے نکل پائی بے زینبؑ اے شہر مدینہ

شبیرؑ پہ اب روئے گا تاحشر زمانہ - بے غم کا فسانہ
مجلس کی بنا شام میں ڈال آئی بے زینبؑ اے شہر مدینہ